www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

فہرست عربی الفاظ اور مادّے بہ ترتیب حروف تہجّی

قرآن کریم کی مختصر اور جامع ڈکشنری

www.KitaboSunnat.com

یہ فہرست ابتداءً اس غرض کے تحت مرتب کی گئی تھی کہ کوئی ایک عربی زبان کا مادہ اردو کے کون کونسے عنوانات کے تحت اس کتاب میں استعمال ہوا ہے۔ اسی لیے اس فہرست کو بہ ترتیب حروف تہجی مرتب کیا گیا۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ قرآنِ کریم کے سب الفاظ مترادفات کے ذیل میں نہیں لائے جا سکتے۔ قرآن میں کچھ اسمائے معرفہ بھی استعمال ہوئے ہیں جن کا کوئی مترادف ہوتا ہی نہیں۔ پھر کچھ اسمائے نکرہ بھی ہیں جن کا کوئی مترادف لفظ نہیں ہے یا کم از کم قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔ مثلاً لَحْم بمعنی گوشت عَدَس بمعنی مسور کی دال یا كَلْب بمعنی کتا وغیرہ۔ علاوہ ازیں کچھ الفاظ و حروف ایسے بھی ہیں جن کا مادہ سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے حروف یک حرفی بھی ہو سکتے ہیں مثلاً ءَ بمعنی کیا، ب بمعنی ساتھ اور دو حرفی بھی مثلاً اَنْ بمعنی یہ کہ۔ اِنْ بمعنی اگر وغیرہ۔ یہ کسی مادہ کے تحت نہیں لائے جا سکتے۔ کیونکہ ہر مادہ کا کم از کم تین حروف پر مشتمل ہونا ضروری ہے لیکن ان الفاظ کے مترادفات موجود ہیں۔ لہٰذا ایسے حروف و الفاظ کا اندراج بھی اس کتاب اور اسی طرح اس فہرست میں ضروری تھا۔ اور یہ بات پہلے مقدمہ میں عرض کر چکے ہیں کہ اسمائے معرفہ اور ایسے اسمائے نکرہ جن کے مترادف لفظ نہیں ہیں۔ ان سب کو ہم نے ضمیمہ جات کی شکل میں کتاب کے آخر میں لگا دیا ہے۔ علاوہ ازیں چند دیگر مفید ضمیمہ جات بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ان سب امور کی طرف اشارہ آپ کو اس فہرست میں مل جائے گا۔ البتہ اس فہرست سے مکمل استفادہ کے لیے درج ذیل امور کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے:

۱۔ بعض الفاظ کے آگے ان کے معانی ایسے درج ہیں جو اُن کے اصلی معنی نہیں ہیں۔ مثلاً صخر مادہ کے سامنے لفظ صَخْرَة کے سامنے پہاڑ لکھا ہوا ہے حالانکہ اس کا اصل معنی چٹان ہے۔ اور طلّ کے سامنے بارش لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ اس کا معنی شبنم یا پھوار یا ہلکی ہلکی بوندا باندی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ صخرہ کے معنی کی تفصیل آپ کو پہاڑ کے عنوان کے تحت اور طلّ کی بارش کے عنوان کے تحت ملے گی۔ کیونکہ پہاڑ اور بارش کی مختلف اقسام کے لیے قرآن میں اور بھی بہت سے الفاظ مترادف استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔ بعض الفاظ کے سامنے ایک کے بجائے دو دو، تین تین، چار چار بلکہ کہیں زیادہ بھی عنوانات درج ہیں مثلاً لفظ امت (جو مادہ امّ کے تحت درج ہے) کے سامنے جماعت، طریقہ، مدّت لکھا ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ قرآن کریم میں ان سب معنوں میں استعمال ہوا ہے اور اس کی تفصیل آپ کو مندرجہ عنوانات کے تحت ملے گی۔

۳۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ ایک مادہ سے مشتق ہونے والے وہ تمام اسماء و افعال، جو قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں، سب کے سب ان فہرست میں درج ہو جائیں اور کوئی لفظ رہ نہ جائے۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ البتہ یہ اہتمام ضرور کیا گیا ہے کہ جو الفاظ بطور مترادف کسی عنوان کے تحت نہیں آ سکے انہیں قوسین (بریکٹوں) میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) وسط، یہ زیادہ وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے — بھی اوساط ہیں۔ یہ لفظ سب پر حاوی ہے۔
بہت سی اشیاء کا درمیان بھی وسط ہے اور اعمال کے — (۳) تقویم، ایک ہی چیز میں ہر پہلو سے اعتدال کو ملحوظ رکھنا۔

۲۴۔ اعمال نامہ

کے لیے طائر، قِطّ، کتاب اور صُحُف کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں :

۱۔ طائر : طائر بمعنی پرندہ (ج طَیْر) اور تَطَیَّرَ اور اطَّیَّرَ بمعنی پرندہ سے شگون لینا۔ یہ لفظ بُرے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ پھر طائر کا لفظ بھی نحوست، بدعملی اور بدشگونی کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ ارشاد باری ہے :

قَالُوْا طَآئِرُکُمْ مَّعَکُمْ (۳۶/۱۹) — وہ کہنے لگے تمہاری نحوست تمہارے اپنے ہی ساتھ ہے

اور جب انسان کوئی عمل کر چکتا ہے تو اس پر اسے کوئی اختیار نہیں رہتا۔ گویا وہ اس کے ہاتھوں سے یوں اڑ گیا جیسے پرندہ اُڑ جاتا ہے۔ اس پہلو سے انسان کے اعمال کو بھی طائر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری ہے :

وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ (۱۷/۱۳) — اور ہر انسان کا نامۂ اعمال اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔

۲۔ کتاب : کَتَبَ بمعنی لکھنا اور ہر قسم کی تحریر چھوٹی ہو یا بڑی۔ چٹھی ہو یا کوئی ضخیم کتاب سب پر اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے اور انسان کے اعمال بھی ساتھ ہی ساتھ کراماً کاتبین تحریر کرتے جا رہے ہیں۔ لہٰذا اعمال نامہ کو اس لحاظ سے کتاب کہا گیا ہے۔ مندرجہ بالا آیت کا اگلا حصہ یوں ہے :

وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ کِتٰبًا یَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا (۱۷/۱۳) — اور ہم وہ کتاب اسے قیامت کے دن نکال دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔

۳۔ قِطّ : بمعنی حساب کا رجسٹر۔ حکم نامہ۔ محاسبہ کی تحریر۔ احکام (منجد۔ مف) اعمال نامہ کو اس لحاظ سے قرآن میں قِطّ کہا گیا ہے کہ یہی تحریر انسان کے محاسبہ کی بنیاد ہوگی۔ ارشاد باری ہے :

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ (۳۸/۱۶) — وہ کہنے لگے، اے رب ہمارے جلد دے ہم کو چٹھی ہماری قیامت کے دن سے پہلے پہلے۔ (عثمانیؒ)

۴۔ صُحُف (واحد صحیفہ) صحیفہ بمعنی پھیلی ہوئی چیز اور ہر وہ چیز جس پر کچھ لکھا جاتا ہے (مف) صحیفہ بمعنی لکھا ہوا کاغذ۔ ورق اور صِحَافَة بمعنی اخبار نویسی اور اَصْحَفَ بمعنی صحیفوں یا لکھے ہوئے اوراق کو کتاب کی صورت میں جمع کرنا اور مُصْحَف بمعنی کتاب مجلد کتاب (ج مصاحف) (منجد) اور اعمال نامہ کو اس پہلو سے صحیفہ کہا گیا ہے کہ یہ بڑے بڑے پھیلے ہوئے صفحات کی صورت میں ہوگا۔ ارشاد باری ہے :

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (۸۱/۱۰) — اور جب (عملوں کے) دفتر کھولے جائیں گے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھرنے کو افک کہتے ہیں۔ اور اسی لحاظ سے من گھڑت اور جھوٹی بات اور الزام کو بھی اِفْک کہتے ہیں۔ اور اَفَّاكٌ بمعنی جھوٹی اور من گھڑت باتیں گھڑنے والا الزام تراش ہے اور ابو ہلال عسکری کے الفاظ میں اِفْكٌ ایسا جھوٹ ہے جس کا تعلق فَاحِشَ اَلْقُبْح سے ہو۔ ارشادِ باری ہے:

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ (۲۴/۱۲) — جب تم نے وہ بات سنی تھی تو مومن مردوں اور عورتوں نے کیوں اپنے دلوں میں نیک گمان نہ کیا اور (کیوں نہ) کہا کہ صریح طوفان ہے۔

گویا اِفک کا واقعہ اس لحاظ سے کہ وہ بے بنیاد باتوں پر استوار تھا افک تھا اور اس لحاظ سے کہ وہ اتنا بڑا جھوٹ تھا کہ عقل سلیم دنگ رہ جائے بُہتان تھا۔

۳۔ اِفْتَرٰی: فری کے معنی چمڑے کو سینے اور درست کرنے کے لیے کاٹنے کے ہیں اور اِفْتِرَاء کے معنی اسے خراب کرنے کے لیے کاٹنے کے (مف) اور فری یفری بمعنی طوفان جوڑنا (منجد) اور اِفْتَرٰی کا لفظ اصلاح و فساد دونوں کے لیے آتا ہے۔ لیکن اس کا زیادہ استعمال فساد ہی کے معنوں میں ہوتا ہے (مف) قرآن پاک میں یہ لفظ جھوٹ، شرک اور ظلم کے موقعوں پر استعمال کیا گیا ہے۔ اور اِفْتِرَاءٌ سے مراد عموماً وہ بناوٹی عقائد ہیں جو خود تراش کر خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کردیے جاتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا (۶/۹۳) — اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ پر بہتان باندھے۔

اور فَرِيًّا کا معنی کسی کے ذمہ بہتان اور جھوٹی بات لگا دینا (منجد) ارشادِ باری ہے:

قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا (۱۹/۲۷) — وہ کہنے لگے مریم! یہ تو تم نے بہت بڑا پاپ کیا۔ (تفہیم القرآن)

ماحصل (۱) اِفْك: بے بنیاد الزامات۔ اصل بات کو توڑ موڑ کر بنایا ہوا قصہ۔

(۲) بُهْتَان: ایسا الزام جو لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دے۔

(۳) اِفْتِرَاء: بناوٹی عقائد جو خود تراش اللہ کی طرف منسوب کردیے جائیں۔ یا جو اصلاح کی بجائے بگاڑ پیدا کریں۔

۵۸ ــــ بہکنا اور بہکانا

کے لیے ضَلَّ۔ غَوٰی اور تَاهَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ ضَلَّ کے معنی کسی چیز کا ضائع ہو کر کسی دوسرے حق میں چلا جانا ہے (م۔ل) یعنی جس مقصد کے لیے کوئی کام کیا جائے وہ نتیجہ برآمد نہ ہونا۔ یا راہِ راست سے ہٹ جانا۔ قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام ہے۔ شراب بمعنی پینے کی کوئی چیز۔ شُرب۔ شِربة۔ پینے کی باری یا ایک بار پینا۔ اور مَشرب بمعنی پینے کی جگہ۔ گھاٹ (منجد) قرآن میں ہے:

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ (۲/۲۴۹) جو کوئی اس سے پانی پی لے گا وہ ہم سے نہیں۔

۲۔ جَرَعَ: بمعنی گھونٹ گھونٹ کر کے پینا (منجد) اور جُرعة بمعنی گھونٹ اور اجترع یکبارگی پی جانے کو کہتے ہیں (منجد) قرآن میں ہے:

يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ (۱۴/۱۷) وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نیچے نہیں اتار سکے گا۔

۳۔ سَاغ: بمعنی کسی مشروب کا آسانی کے ساتھ حلق سے نیچے اتر جانا (مف) غٹ غٹ کر کے پی جانا اور ساغیة خوش مزہ شربت یا مشروب کو کہتے ہیں (صراح) اور اس کی ضد غَصّ ہے یعنی ایسی چیز جو گلے سے آسانی سے نیچے نہ اترے اور پھنس جائے۔۔۔۔ ارشادِ باری ہے:

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ (۱۶/۶۶) ان (مویشیوں) کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے اس میں سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں۔ جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔

ماحصل: (۱) شَرِبَ: پینا کے لیے عام لفظ ہے۔ (۲) جَرَعَ: گھونٹ گھونٹ کر کے پینا۔
(۳) ساغ: مشروب خوشگوار ہونے کی وجہ سے غٹ غٹ کر کے پی جانا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً (۱۲/۱۹) — وہ بولا زہے قسمت! یہ تو (نہایت حسین) لڑکا ہے پھر ان قافلہ والوں نے اس کو سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا۔

(۲) وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا (۶۶/۳) — اور جب نبیؐ نے اپنی ایک بیوی سے راز کی بات کہی۔

۵۔ اَخْفٰى: خفی اس کا استعمال عام ہے۔ کوئی بات یا خیال دل میں چھپایا جائے یا کوئی چیز کسی اور جگہ اس میں کوئی حقیقت یا مصلحت ہو یا نہ ہو۔ ظاہری معنوی دونوں طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کی ضد بَدَا بھی، عَلَنَ بھی۔ اور جَلٰی (جلو) بھی۔ اور معنوی لحاظ سے اس میں سِرّ سے بھی زیادہ عمومیت ہے کیونکہ سِرّ کسی بات کے چھپانے تک محدود ہے جبکہ خفی میں تخیلات اور وساوس بھی شامل ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (۲۰/۷) — بلیک وہ چھپے بھید اور نہایت پوشیدہ بات تک کو جانتا ہے۔

۶۔ خَبْءٌ، خَبَأَ بمعنی کسی چیز کو چھپا رکھنا۔ اور خَابَأَ بمعنی کسی سے چلیستان اور پہیلی کہنا۔ اور اِخْتَبَأَ لَهٗ خَبِيْئًا کسی سے کوئی چیز چھپا کر اس کے متعلق اس سے سوال کرنا (منجد) اور خَبْءٌ بمعنی پوشیدہ اور مخفی خزانہ (مف) خَبْءُ الْاَرْضِ بمعنی زمین کی نباتات۔ قوتِ روئیدگی۔ اور خَبْءُ السَّمَاءِ بمعنی بارش۔ اور اَخْرَجَ خَبْءُ السَّمَاءِ خَبْءَ الْاَرْضِ بمعنی آسمان کی بارش نے زمین پر روئیدگی پیدا کی۔ ظاہر کی اور پودوں کو اُگایا (منجد) ارشادِ باری ہے:

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ (۲۷/۲۵) — وہ اس اللہ تعالیٰ کو کیوں سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو ظاہر کر دیتا اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو جانتا ہے۔

ماحصل: (۱) کتم: شہادت، ایمان اور حق بات کو دانستہ طور پر چھپانے کے لیے عموماً استعمال ہوتا ہے۔

(۲) واری: کسی حقیقت کو لوگوں سے چھپانے کے لیے استعمال مادی طور پر ہوتا ہے۔

(۳) اکن: کسی بات یا چیز کو کسی محفوظ جگہ چھپانے کے لیے۔

(۴) اسرّ: کسی راز کی بات کو ازراہِ مصلحت چھپانے کے لیے۔

(۵) اخفٰی: سر سے ابلغ تخیلات اور وساوس تک کو چھپانے کے لیے آتا ہے۔

(۶) خَبْءٌ: پوشیدہ اور مخفی خزانے۔

۲۵۔۔۔چھت

کے لیے عرش، سقف اور بِنَاء کے الفاظ قرآن میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ عرش: عَرَشَ يَعْرِشُ بمعنی لکڑی کا مکان بنانا۔ مکان پر لکڑیاں مثلاً شہتیر کڑیوں کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ طریق: ج طرائق) یہ لفظ ہر طرح کے راستہ کے لیے استعمال ہوتا ہے (فل ۲۶۹) اس لفظ کا استعمال بھی مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مادی طور پر استعمال کی مثال یہ ہے:

فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا (۲۰/۷۷) (اے موسیٰؑ!) سمندر پر (لاٹھی مار کر ان کے لیے خشک راستہ بنا دو۔

اور معنوی کی مثال یہ ہے:

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ (۴/۱۶۸) اور نہ ہی (اللہ ان کافروں کو) راہ دکھلائے گا مگر جہنم کی راہ۔

۲۔ صِراط، صُراط لمبی اور تیز دھار تلوار کو کہتے ہیں (منجد) اور وہ راستہ جو جہنم کو عبور کرنے کے لیے بنایا جائے گا جسے عام طور پر پلصراط کہا جاتا ہے۔ اس کی بھی یہی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہوگا۔ گویا صِراط وہ راستہ ہے جسے انتہائی حزم و احتیاط سے طے کرنا پڑے۔ اور جس کے ارد گرد بہت خطرات ہوں۔ اس انتہائی حزم و احتیاط سے راستہ طے کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ صِراط کا یہ لفظ مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے معنوی صورت میں اس کا مفہوم بالعموم ہدایت کا راستہ ہوتا ہے۔ اور ابو ہلال کے نزدیک صِراط سہل راستہ کو کہتے ہیں (فق ل ۲۴۶) واللہ اعلم۔ ارشادِ باری ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (۱/۴) الٰہی ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

اور مادی طور پر استعمال کی مثال یہ ہے،

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (۷/۸۶) اور ہر رستے پر مت بیٹھا کرو کہ جو شخص خدا پر ایمان لاتا ہے اسے تم ڈراتے دھمکاتے اور راہِ خدا سے روکتے ہو۔

۳۔ سَبِيل: ہر وہ راستہ جس پر بسہولت چل سکیں (مف) ابن السبیل بمعنی مسافر اور عابری سبیل (۴/۴۳) بمعنی راہ گیر ہے (ج سبل) اور سبیل بمعنی کھلی سڑک۔ اسبل الطریق بمعنی راستہ کا بہت آمد و رفت والا ہونا۔ اور اسبل الدمع والمطر بمعنی آنسو یا بارش کا بکثرت بہنا اور برسنا۔ گویا سَبِیل ایسے راستہ کو کہتے ہیں جہاں کثرت سے آمد و رفت ہوتی ہو (منجد)

اللہ تعالیٰ شہد کی مکھی سے فرماتے ہیں:

فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا (۱۶/۶۹) اور اپنے پروردگار کے صاف رستوں پر چلتی جا۔

یہاں سُبُل سے مراد وہ فطری راہنمائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں ودیعت کر رکھی ہے اور جن پر باسانی چلا جا سکتا ہے۔ اور سب یکساں چلتی ہیں۔ اس لفظ کا استعمال بھی معنوی اور مادی دونوں صورتوں میں ہوتا ہے۔ اوپر کی مثال معنوی صورت ہے اور مادی صورت کی مثال یہ ہے۔ ارشادِ باری ہے،

وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ۔ (۱۵/۷۶) اور وہ (شہر۔ لوط کی بستی) اب تک سیدھے راستے پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اَخْبَتَ : خَبْت نشیبی اور نرم زمین کو کہتے ہیں۔ اور اَخْبَتَ الرَّجُل بمعنی کسی شخص کا نرم زمین کا قصد کرنا یا وہاں اترنا۔ اس کے بعد یہ لفظ نرمی اور تواضع کے معنی میں استعمال ہونے لگا (مف) بمعنی سکون اور اطمینان سے اللہ کی طرف رجوع کرنا (فق ۲۰۸) ارشادِ باری ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ (۱۱/۲۳)	جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کی، یہی لوگ صاحب جنت ہیں۔

۲۔ خَشَعَ : ایسے ڈر کو کہتے ہیں جس کا اثر دل سے آگے اعضاء و جوارح پر بھی نمایاں ہونے لگے۔ اور اس سے نگاہیں اور آواز پست ہو جائیں (م ۔ ل) (تفصیل "ڈرنا" میں دیکھیے) لہٰذا یہ لفظ ڈرنا اور عاجزی کرنا دونوں معنوں میں استعمال ہوگا۔ ڈر کی وجہ سے دل کے نرم ہونے کی یہ ظاہری کیفیت ہے کہ نگاہ اور آواز پست ہو جاتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ (۳/۱۹۹)	اور بعض اہل کتاب ایسے بھی ہیں جو خدا پر اور اس (کتاب) پر جو تم پر نازل ہوئی اور اس پر جو ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کے حضور عاجزی کرتے ہیں۔

۳۔ خَضَعَ : خَضَعَ بمعنی کسی کا مطیع ہونا اور خضوع بمعنی عاجزی، انکساری اور فروتنی ہے (مف) اور خَاضِع بمعنی فروتن۔ اور رَجُلٌ خَضِعٌ ایسے شخص کو کہتے ہیں جسے ذلت کی پرواہ نہ ہو۔ (م ۔ ق) خضوع میں عاجزی کا تصور نمایاں ہے جبکہ خشوع میں خوف اور اعضاء و جوارح پر اس کے اثرات نمایاں ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ (۲۶/۴)	اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن پر نشانی اتار دیں۔ پھر اُن کی گردنیں اُن کے آگے جھک جائیں۔

۴۔ تَضَرَّعَ : بمعنی ذلیل ہونا۔ چپکے چپکے قریب آنا (منجد) اس کے مفہوم میں خشوع اور خضوع کی دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔ دل کی نرمی، رقت اور عجز و انکسار جب زیادہ ہو جائیں تو تضرع کا لفظ استعمال ہوگا۔ بمعنی گڑگڑانا۔ یعنی چپکے چپکے رو رو کر اللہ کے سامنے اپنی عاجزی اور تذلل کا اظہار کرنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَوْلَآ اِذْ جَاۗءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ (۶/۴۳)	پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ کیوں نہ گڑگڑائے لیکن ان کے تو دل ہی پتھر ہو چکے تھے۔

ماحصل: (۱) اَخْبَتَ : دل کا نرم اور متواضع ہونا۔

(۲) خُشُوع : خوفِ الٰہی کی وجہ سے عاجزی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(م۔ق) ارشاد باری ہے:

فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (۶۹/۷) — اور تو قوم (عاد) کو ایسے ڈھٹے (اور مرے) پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کی کھوکھلی جڑیں۔

۱۴۔ تَلَّ: بمعنی کسی کو اوندھے منہ یعنی پیشانی کے بل گرانا (ف ل ۱۸۹) ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ (۳۷/۱۰۳) — پھر جب دونوں نے حکم مان لیا اور حضرت ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔

۱۵۔ تَعَسَ: بمعنی ٹھوکر کھا کر گرنا اور پھر اٹھ نہ سکنا۔ پستی میں گر کر کسی چیز کا ٹوٹ جانا (مف) اور بمعنی منہ کے بل گرا اور ہلاک ہوا (م۔ق) اور تَعَسَ بمعنی پھسلنا اور منہ کے بل گرنا۔ اور اَلتَّعْسَۃ بمعنی ہلاکت (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ (۴۷/۹) — اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے لیے ہلاکت ہے۔ وہ گرے منہ کے بل (عثمانیؒ)

۱۶۔ اِدّٰرَکَ: دَرَکَ بمعنی کسی چیز کا پیچھے سے دوسری سے ملنا اور پھر اس کے ساتھ مل جانا (م۔ل) دَرَکَ سمندر کی تہہ کو بھی کہتے ہیں اور اس رسی کو بھی جس کے ساتھ پانی کی تہ تک پہنچنے کے لیے دوسری رسّی باندھ کر ملائی جاتی ہے (مف) اور اس طرح، کسی ذریعہ سے کسی چیز کی غایت کو پہنچنے کو اَدْرَکَ کہتے ہیں۔ قرآن میں فرعون کے متعلق ہے، حَتّٰٓی اِذَآ اَدْرَکَهُ الْغَرَقُ (۱۰/۹۰) کا مطلب یہ ہے کہ فرعون کی منزلِ مقصود یا غایت یہی تھی کہ وہ غرق ہو۔ تو ایسے اسباب ملتے گئے جو اُسے غرق ہونے تک لے آئے۔ اور اِدّٰرَکَ میں بھی یہی تصور پایا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ۔ (۲۷/۶۶) — بلکہ آخرت (کے بارے) میں ان کا علم منتہی ہو چکا ہے (جالندھری) تھک کر گر گیا ان کا فکر (عثمانیؒ)

گویا علم کے تمام ذرائع کو اکٹھا اور مربوط کرنے کے بعد بھی وہ تھک ہار کر اور عاجز ہو کر منہ کی کھائیں گے۔ دوسرے مقام پر ہے:

كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا (۷/۳۸) — جب کوئی جماعت دوزخ میں داخل ہوگی تو اپنی (مذہبی) بہن (دوسری جماعت) پر لعنت کرے گی، یہاں تک کہ جب سب اس میں گر چکیں گے۔ (عثمانیؒ)

گویا غایت یا منتہی جہنم میں پہنچنا ہے۔ اور تسلسل و ارتباط ایک جماعت کے بعد دوسری، دوسری کے بعد تیسری کا آتے جانا اور گرتے جانا ہے۔

۱۷۔ اِنْهَمَرَ: هَمَرَ الْمَاءَ بمعنی اس نے پانی گرایا جو بہہ گیا۔ اور اِنْهَمَرَ الْمَاءُ بمعنی پانی گرا اور بہہ گیا۔ (م۔ق) بمعنی پانی یا آنسو کا گرنا اور بہنا۔ ارشادِ باری ہے:

فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ (۵۴/۱۱) — اور ہم نے زور کے مینہ سے آسمان کے دہانے کھول دیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمُبۡلِسِيۡنَ ﴿۳۰/۴۹﴾ چکے تھے۔

ماحصل: (۱) یاس: مایوس ہونا، نا امید کے معنوں میں عام ہے۔ استیاس: آہستہ آہستہ امید منقطع ہو جانا۔
(۲) قنط: بھلائی کے پہلو سے نا امید ہونا یا رہنا۔ یاس سے اگلا درجہ سخت مایوسی۔
(۳) ابلس: ایسی نا امیدی جو غم میں مبتلا کر دے۔

نا انصافی کرنا کے لیے دیکھیے —— "بے انصافی کرنا"

۲—— ناپاک

کے لیے رِجۡس، خَبِیۡث اور نَجَس کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ رِجۡس: گندگی کے معنوں میں بھی آتا ہے (تفصیل "گندگی" کے تحت دیکھیے) اور ناپاک کے معنوں میں بھی۔ اور اس سے مراد ایسی چیزوں کی نجاست ہے جسے شریعت نے حرام یا ناپاک قرار دیا ہے خواہ یہ مادی ہوں یا معنوی۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ وَّ مَاۡوٰهُمۡ جَهَنَّمُ ﴿۹/۹۵﴾ سو ان منافقوں کی طرف التفات نہ کرو وہ ناپاک لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۲۔ خبیث: بمعنی ناپاک اور گندہ (ضد طیب) یہ لفظ مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مادی معنوں میں اس سے مراد ردی اور ناکارہ چیز ہے۔ خبث الحدید بمعنی لوہے کا میل۔ علاوہ ازیں یہ لفظ غلاظت، گلی سڑی اور بدبودار چیزوں کے لیے بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا تَيَمَّمُوا الۡخَبِيۡثَ مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ اِلَّآ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِيۡهِ ﴿۲/۲۶۷﴾ اور جو تم (خدا کی راہ میں) خرچ کرو تو اس میں کسی گندی اور ردی چیز کا قصد نہ کرو جسے تم خود بھی لینا گوارا نہ کرو الا یہ کہ چشم پوشی کر جاؤ۔

اور معنوی استعمال ہو تو خبیث سے مراد وہ شخص ہے جس کی طبیعت فحاشی کی جانب مائل ہو، یا شرارت پسند ہو۔ ارشادِ باری ہے:

اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَالۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ ﴿۲۴/۲۶﴾ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے۔

۳۔ نَجَسٌ: یہ لفظ بھی ظاہری اور باطنی نجاست دونوں طرح سے استعمال ہوتا ہے دَاءٌ نَجَسٌ وَّ نَاجِسٌ بمعنی لاعلاج بیماری۔ اور نَجَّسَ الصَّبِیَّ نظر بد سے بچانے کے لیے بچے کے گلے میں تعویذ وغیرہ لٹکانا۔ اور نُجُسٌ بمعنی تعویذ کرنے والے لوگ (منجد) اس لفظ کا مادی استعمال (ضد طاھر اور طھور) قرآن میں نہیں ہے۔ اور جب معنوی استعمال ہو تو اس سے مراد کفر و شرک کی ایسی پلیدی ہے جو لاعلاج مرض کی صورت اختیار کر جائے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ ـــــ اسم عدد

اسمائے اعداد بھی اسم معرفہ ہی کی قسم ہے۔ مندرجہ ذیل اعداد اور ان کے مشتقات کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے، پہلے مثالیں دیکھیے، بعد میں قواعد کا ذکر ہوگا۔

ایک ۱	قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ	۱۱۲/۱	کہدو اللہ ایک ہے		فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ	۳۶/۱۴	قوت دی ہم نے تیسرے سے
	قَالَ اَحَدُهُمَا	۱۲/۳۶	دونوں میں سے ایک نے کہا		فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ	۴/۱۰	پھر ماں کا تیسرا حصہ (⅓) ہے
	اِلٰهًا وَّاحِدًا	۲/۱۳۳	ایک معبود		فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ	۴/۱۷۶	تو ان دونوں بیٹیوں کا دو تہائی (⅔)
	اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ	۴۰/۸۴	ایمان لائے ہم اللہ اکیلے پر	چار ۴	اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ	۴/۱۵	تم میں سے چار
	اُمَّةً وَّاحِدَةً	۲/۲۱۳	ایک امت		اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ	۲۴/۸	چار گواہیاں
	قَدْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا	۷۴/۱۱	جس کو میں نے اکیلا بنایا		رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ	۱۸/۲۲	چوتھا ان کا کتا ہے
	اِحْدَى ابْنَتَيَّ	۲۸/۲۷	میری دو لڑکیوں میں سے ایک		ثُلٰثَ وَرُبٰعَ	۴/۳	تین تین اور چار چار
	اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ	۴/۴۳	یا آئے تم میں سے کوئی ایک		فَلَكُمُ الرُّبُعُ	۴/۱۲	تو تمہارے لیے چوتھائی (¼) ہے
	اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى	۲۰/۶۵	پہلا جو ڈالے	پانچ ۵	يَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ	۱۸/۲۲	کہتے ہیں کہ پانچ ہیں
	هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ	۵۷/۳	وہی سب سے پہلا اور سب سے پچھلا ہے		وَالْخَامِسَةُ	۲۴/۷	اور پانچویں دفعہ
	وَعْدُ اُوْلٰهُمَا	۱۷/۵	دونوں میں سے پہلا وعدہ		فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ	۸/۴۱	تو اللہ کے لیے اس کا پانچواں حصہ (⅕) ہے
	لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى	۹۲/۱۳	پہلی اور پچھلی (آخرت اور دنیا)	چھ ۶	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	۷/۵۴	چھ دنوں میں
	مَثْنٰى وَفُرَادٰى	۳۴/۴۶	دو دو اور ایک ایک		سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ	۱۸/۲۲	چھٹا ان کا کتا ہے
دو ۲	اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ	۱۶/۵۱	دو معبود		فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ	۴/۱۱	تو ماں کا چھٹا حصہ ہے
	وَصِيَّةِ اثْنٰنِ	۵/۱۰۶	بوقت وصیت دو آدمی	سات ۷	سَبْعَةُ اَبْوَابٍ	۱۵/۴۴	سات دروازے
	كَانَتَا اثْنَتَيْنِ	۴/۱۷۵	اور اگر دو عورتیں ہوں		سَبْعَ بَقَرٰتٍ	۱۲/۴۶	سات گائیں
	مَثْنٰى وَثُلٰثَ	۴/۳	دو دو اور تین تین	آٹھ ۸	ثَمٰنِيَ حِجَجٍ	۲۸/۲۷	آٹھ سال
	ثَانِيَ اثْنَيْنِ	۹/۴۰	دو میں کا دوسرا		ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ	۶/۱۴۳	آٹھ جوڑے (ازدواج)
	اَوْ كِلٰهُمَا	۱۷/۲۳	یا دونوں		ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ	۱۸/۲۲	آٹھواں ان کا کتا ہے
	كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ	۱۸/۳۳	دونوں باغ		فَلَهُنَّ الثُّمُنُ	۴/۱۲	تو ان عورتوں کا ⅛ ہے
	لِكُلٍّ ضِعْفٌ		ہر ایک کے لیے دگنا ہے	نو ۹	تِسْعَ اٰيٰتٍ	۱۷/۱۰۱	نو نشانیاں
	فَلَهَا النِّصْفُ	۴/۱۷۶	تو بیٹی کے لیے آدھا (½)	دس ۱۰	تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ	۲/۱۹۶	یہ پورے دس ہوئے
تین ۳	ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ	۲/۱۹۶	تین دن		وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ	۷/۱۴۲	ہم نے اس کو دس سے پورا کیا
	فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ	۳۹/۶	تین اندھیروں میں		عَشْرُ اَمْثَالِهَا	۶/۱۶۰	دس گنا اس کے
	مَثْنٰى وَثُلٰثَ	۴/۳	دو دو اور تین تین		مِعْشَارَ	۳۴/۴۵	دسواں حصہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ